

احوال دکنوائف دارالعلوم

ناظم دفتر استہمام

الازہر یونیورسٹی قاہرہ کے ریکٹر

تشریف آوری

۵ جنوری ۱۹۷۳ء کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لئے مسرتوں اور خوشیوں کا دن تھا جبکہ دارالعلوم کو عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامع ازہر قاہرہ کے شیخ اکبر شیخ محمد فحام اور ان کے رفقاء کو خیر مقدم کہنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۴ جنوری کو یہ متردہ پہنچا کہ شیخ ازہر کا پروگرام نہایت محدود ہے مگر انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے نصف دن کے لئے صوبہ سرحد آنے کیلئے وقت نکال لیا ہے۔ تو دارالعلوم کی مضادوں میں مسرتوں کی لہر دوڑ گئی۔ شیخ الازہر کے ساتھ ادارہ بعوث و ثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر شیخ عبد المنعم النمر سابق استاذ دارالعلوم دیوبند اور مصر کے قابل فخر سفیر کبیر الاستاذ خشیتہ بھی تھے، مہانوں کا جہاز جب علی الصباح ۶ بجکر پالیس منٹ پر پشاور پہنچا تو جمعیت العلماء اسلام کے رہنما مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ جناب امیر زادہ خان وزیر تعلیم سرحد اور دیگر افراد ان کے خیر مقدم کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے، ہوائی اڈہ سے حضرت مفتی صاحب کی رہنمائی میں معزز مہمان سیدھے دارالعلوم حقانیہ روانہ ہوئے اور اپنے آٹھ بچے شیخ ازہر موٹروں کے جلوس کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوئے۔ طلبہ اساتذہ اور حضرت شیخ الحدیث نے معزز مہانوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا دارالعلوم سے باہر طلبہ نے ”باب ناصر“ کے نام سے ایک آرائشی دروازہ بنایا تھا۔ اور طلبہ کے ”عاش شیخ الازہر“۔ ”عاش جمال عبدالناصر“۔ ”عاش مفتی محمود“۔

”عاش شیخ الحقانیہ کے نعروں سے دارالعلوم کے در و دیوار گونج اٹھے، معزز مہمان کچھ دیر دفتر استہمام میں تشریف فرما رہے، یہاں انہوں نے اپنے دستخطوں سے مزین قرآن کریم مطبوعہ حکومت مصر کی ایک پیٹی حضرت ہتم صاحب مدظلہ کو پیش فرمائی، بعد میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے دارالحدیث میں صیانت کی تقریب ہوئی جس میں دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور بعض اراکین نے بھی مہانوں کے ساتھ شرکت کی، اس کے بعد شیخ الازہر نے دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ کیا اسباق کے

ادفات شروع ہوتے ہی شیخ بعض درسگاہوں میں گئے جہاں اس وقت بیضادی شریف، مختصر المعانی، ہدایۃ النہج اور مسطور کے اسباق ہو رہے تھے، آپ نے مقروہ کتابوں ان کے مصنفین اور زیر بحث موضوع کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا اور یہاں کے دینی مدارس کے طریقہ درس، نشست اور طلبہ و اساتذہ کی صورتوں سے اور دینی تہذیب سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکے معائنہ کے دوران آپ جب دارالعلوم سے ملحق شعبہ اطفال مدرسہ تعلیم القرآن ٹیڈ سکول میں گئے تو بچوں نے خوشی میں ہوائی فائرنگ کی، پھولوں کے ٹکڑے پیش کئے، مخصوص سلامی دی اور نہایت نظم و ضبط سے شیخ کا خیر مقدم کیا یہاں طلبہ نے تجوید و قرائت کا مظاہرہ کیا جس پر شیخ نے دلی دعاؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد دارالحدیث ہال میں مہمانوں کے اکرام میں استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا، نہ صرف ہال طلبہ سے کچا کھج بھرا ہوا تھا، بلکہ نصف سے زیادہ سامعین نے باہر کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کارروائی سنی۔ تلاوت کلام پاک، نہایت نثر انداز میں مولوی فضل الرحمان صاحب ستعلم دارالعلوم حقانیہ (جو مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد کے بڑے صاحبزادہ ہیں) نے فرمائی اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ ہتھم دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا جسے مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق نے پڑھ کر سنایا، سپاسنامہ میں جامع ازہر کی علمی خدمات، مصر اور حکومت مصر کی سیاسی اہمیت اور دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ جامع ازہر کے علمی اور ثقافتی روابط کے قیام و ترقی اور عالم عرب کے ساتھ اسلامی بنیادوں پر رشتوں کی مزید استواری وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور اس شدید سردی اور مصروفیت کے باوجود دارالعلوم تشریف لانے پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا بالخصوص جامع ازہر کا دارالعلوم حقانیہ کی سند کو بی۔ اے کے مماثل قرار دینے پر شیخ ازہر کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ سپاسنامہ کے بعد فقہ اسلام مولانا مفتی محمود نے علماء ہند اور جمعیۃ العلماء اسلام کی دینی اور سیاسی تاریخ پر فی البدیہہ ایک نہایت چچی تلی تقریر فرمائی۔ آپ نے نہ صرف دینی مدارس کے پس منظر اور جنگ آزادی میں علماء کی قربانیوں پر روشنی ڈالی بلکہ عربی کی اہمیت کیساتھ عالم اسلام اور عربوں کے درمیان دینی اور اسلامی روابط کی ضرورت اور باہمی اتحاد کی ضرورت کو نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا۔ نیز پاکستان میں علماء کے دستوری مساعی اور مجوزہ دستور کی اسلامی دعوات کا بھی جامع انداز میں ذکر کیا۔ شیخ ازہر نے آخر میں مختصر وقت میں اپنی تقریر میں تجوید و قرائت، عالم اسلام اور پاکستان کے لئے عربی بحیثیت زبان کی ضرورت پر روشنی ڈالی اس خطہ کی دینی و علمی حیثیت پر بڑی مسرتوں کا اظہار کیا اور دارالعلوم کیساتھ علمی اور ثقافتی جدید کتابوں وغیرہ کی شکل میں امداد کے لئے بھی وعدہ فرمایا۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شیخ ازہر کو ایک ترکستانی چوغہ پہنایا اور اسی گرم چوغہ کیساتھ دارالعلوم نے ان معزز مہمانوں کو الوداع کہا۔